TOOBA GUL 1 January 2026

Islamic studies Test-2

1- اسلامی تہذیب و ~~ثقافت~~ تمدن کی خصوصیات کی تفصیلی طور پر وضاحت فرمائیں۔

1- تعارف:

اسلامی تہذیب کی بنیاد روحانیت پر قائم ہے اسلامی تہذیب سے وابستہ لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ محض مادی مخلوق نہیں بلکہ ان کے اندر روح بھی ہے جو اصل اور زیادہ اہم ہے۔ وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ کا ~~مسلسل~~ مسلسل عمل دخل ہے جو مظلوم اور مصیبت زدہ شخص کی مدد کرتا ہے اور ظالم کو سزا دیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے اور دلوں کے بھید جانتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب ایک بامقصد، فطری اور سادہ تہذیب ہے۔ یہ زندگی کا

ایسا مکمل اور منظم ضابطہ پیش کرتی ہے جو دین و دنیا کی وحدت ، اجتماعیت و انفرادیت میں توازن کا نمائندہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات میں عقیدۂ توحید روحانیت کی بنیاد ، رسالتِ محمدی ، انسانی مساوات، تزکیہ نفس ، عالمگیر اخوت اور عظمتِ انسانیت نمایاں ہیں۔ یہ خصوصیات اسے دیگر تہذیبوں پر برتری اور فوقیت دیتی ہے۔ مزید یہ خصوصیات مغربی تہذیب کی منافی ہیں اور علامہ اقبال کے اس شعر کی نشاندہی کرتی ہیں:

~~سورج ہر روز~~

سورج ہمیں ہر شام یہ درس دیتا ہے
مغرب کی طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے

2۔ تہذیب کے لغوی معنی:

اردو زبان کا لفظ "تہذیب" عربی زبان سے لیا گیا ہے۔ تہذیب کے لغوی معنی کسی چیز کو درست کرنا ، اس کی اصلاح کرنا ، درخت یا پودے کی کانٹ چھانٹ کرنا ، سنوارنا اور نقائص و عیوب سے پاک کرنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں انسان کے فکر و عمل ، خیالات ،

عادات و اطوار کو ٹھیک کرنا تہذیب کہلاتا ہے۔ تہذیب مہذب زندگی کا آئینہ ہے۔

3- تہذیب کی تعریف:

سید مودودی کے نزدیک تہذیب کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے۔

"فکر و عمل اور اخلاق و اطوار کے ان تمام جوانب پر مشتمل ایک مکمل نظام کا نام ہے جو انسان اپنی انفرادی، خانگی، سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی میں اپنائے ہوئے ہے۔"

4- تمدن کا مفہوم:

عربی میں تمدن کے معنی مدینہ کے شہر کے ہیں۔ ان کی جمع مُدُن ہے۔ تمدن اس سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں شہر بسانا، شہری زندگی اختیار کرنا، مہذب اور خوش اخلاق بننا ہے۔

چنانچہ تمدن کسی قوم یا علاقے کی طرزِ معاشرت کا نام ہے۔ اس میں وہ تمام امور شامل ہیں جو ہماری معاشرت اور مادی زندگی کے متعلق ہوں۔ تہذیب نام ہے فکر، سوچ اور خیالات کا اور اس فکر کے تحت جو اعمال ظہور پذیر ہوتے ہیں اسے تمدن کا نام دیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

۳۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات:

اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات ہدایاتِ ربانی پر مبنی ہیں۔ اس میں انسان اور کائنات کا تعلق ٹھیک ٹھیک بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ا۔ عقیدہ توحید روحانیت کی بنیاد:

اسلامی تہذیب کی پہلی بنیاد عقیدہ توحید ہے جو تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی مقصد رہا ہے۔ عقیدہ توحید سے مراد خدا کو **وحدہ لاشریک** تسلیم کرنا ہے۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اسلامی تہذیب عقیدہ توحید کے ساتھ وحدت انسانیت پر بھی زور دیتی ہے۔ تمام انسان پیدائش اور اصل کے لحاظ سے ایک نفس اور جان سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں بکثرت مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا۔"

(سورۃ النساء:۱)

ii - رسالت محمدی بنی نوع انسان کے اتحاد کا ضامن:

یہ اسلامی تہذیب کا دوسرا اہم عقیدہ ہے۔ قرآنی نظریے کے مطابق انبیاء ایک ہی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تمام کی ہدایت و تعلیم کا سرچشمہ ایک ہی ذات پاک ہے۔ اس سلسلہ رسالت کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ اے لوگوں! میں تم تمام کیلئے اللہ کا رسول ہوں۔"

(سورۃ الاعراف: 158)

iii - انسانی مساوات اسلامی تہذیب کی بنیاد:

اسلام نے بنی نوع انسان کی وحدت اور مساوات کا سبق دیا ہے۔ امیر اور غریب، سربراہ حکومت، عام اجتماعی اور سوشل لائف میں کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔ عزت و احترام کا معیار پرہیزگاری ہے۔

ترجمہ: "بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

(سورۃ الحجرات: 13)

iv - عالمگیر اخوت:

اسلام اونچ نیچ کے امتیازات کو ختم کرتا ہے اور

اعلان کرتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد اتحاد و یگانگت، اور اخوت پر ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

انما المومنون اخوۃ۔

ترجمہ: "بلا شبہ تمام مومن بھائی بھائی ہیں"

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

۷- تزکیہ نفس:

تزکیہ نفس کا لفظی مطلب نفس کو پاک کرنا اور صاف بنانا ہے۔ تعمیر سیرت میں تزکیہ نفس کا کردار بہت اہم ہے۔ سیرت و اخلاق کے بغیر معاشرتی اصلاح ممکن نہیں چنانچہ اسلامی تہذیب میں اچھے اخلاق کو تقویت دی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

التقوی ھھنا۔

تقوی یہاں ہے۔

۸- شرفِ انسانیت اسلامی تہذیب کی خوبی:

اسلامی تہذیب انسان کو عظمت اور شرافت کا مقام عطا کرتی ہے۔ اس کے نزدیک پوری کائنات انسان کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے اور اللہ کی مرضی کو اس دنیا میں نافذ کرنے والا ہے۔ اللہ

تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:
ولقد کرمنا بنی آدم۔ (سورۃ بنی اسرائیل :70)
ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔"

vii۔ سماجی انصاف اسلامی تہذیب کا بنیادی پہلو:
عدل و انصاف اسلامی تہذیب کی نمایاں خوبی ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: "عدل کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔"
(سورۃ المائدہ: 8)
اسلام ہر شعبہ زندگی میں عدل و انصاف کی تاکید کرتا ہے۔ اس میں امیر، غریب، اپنے بیگانے کی کوئی تمیز نہیں۔

۷۔ حاصل بحث:
اسلامی تہذیب جامعیت پر مبنی تہذیب ہے۔ یہ زندگی کے رہنما اصول کی نشاندہی کر کے معاشرے میں اسلامی طریقوں کو رائج کرنے کا ضامن دین ہے۔ اسلامی تہذیب کی خصوصیات مسلمانوں کیلئے دین و دنیاوی اعتبار سے مشعل راہ ہیں۔ یہ محض مادیت پر نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی اصولوں پر مبنی ہیں۔ اسلامی تہذیب تمام امتِ مسلمہ کو نسل، رنگ اور زبان سے بالاتر ہو کر صرف دین اسلام پر

قائم رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ بقول ~~ظفر علی خان~~ علامہ اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

Q. No. 2

اپنے مختلف عہدیداران کے نام حضرت علیؓ کے خطوط ...

1۔ تعارف:

مکاتیب علیؓ اپنے دور کے عہدیداران کے لیے مشعل راہ تھے۔ موجودہ دور میں سرکاری ملازمین حضرت علیؓ کی ~~تحصیص~~ اقدامات اور حکمت سے اپنے عہدے کو مثبت طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان خطوط سے ~~ہمیں~~ ملازمین کو **اطاعت امیر**، منصب کا درست استعمال، میانہ روی اختیار کرنے، خیانت سے اجتناب اور ریاست کے ساتھ وفاداری کے اسباق ملتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے خطوط اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ان میں حکمت اور دانائی واضح ہے۔ خطوط میں قرآن و سنت سے عمدہ استدلال بھی ملتا ہے۔ مزید یہ خطوط ماتحتوں سے حسن سلوک، امانت داری کی تاکید اور عدل و انصاف کے اسباق پر مبنی ہیں۔ چنانچہ دورِ حاضر میں سرکاری ملازمین ان اصولوں کو اپنا کر دینی و دنیاوی

اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

2- حضرت علیؓ کے خطوط میں سرکاری ملازمین کے لیے اسباق:

حضرت علیؓ کے خطوط سرکاری ملازمین کو حکمت کا انمول نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل اسباق موجود ہیں۔

i- منصب کا درست استعمال:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے منصب سے نہ تو خود ناجائز فائدہ اٹھائیں اور نہ کسی اور کو اٹھانے دیں۔

حضرت علیؓ نے آذربائیجان کے حاکم کو لکھا:

"تمہارے لیے یہ عہدہ کوئی خوراک (نعمت) نہیں بلکہ تمہارے گلے میں امانت ہے اور تم بالادست حاکم کو جوابدہ ہو۔"

ii- اطاعت امیر اور ملکی معاملات میں مشورہ:

سرکاری ملازم پر فرض ہوتا ہے کہ وہ ملکی معاملات میں اپنے سے بڑے اوپر افسران کو شامل مشورہ کرے۔ مزید سرکاری ملازم ملکی حکمران اور عوام کو بھی جواب دہ ہوتا ہے۔

حضرت علیؓ نے فوجی افسران کو خط لکھا:

"میں نے تم پر مالک بن حارث اشتر کو مقرر

کر دیا ہے لہذا ان کی سنو، ان کی نافرمانی نہ کرو۔"

iii - معاملات میں میانہ روی:

میانہ روی کسی بھی کام کا بنیادی اصول ہے۔ سرکاری ملازمین کو ایک درمیانی برتاؤ اختیار کرنا چاہیے تاکہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں سکیں۔ اس کی وضاحت حضرت علیؓ کے خطوط سے بھی ثابت ہوتی ہے جب انہوں نے ایک عہدہ دار کو لکھا:

"تمہارے علاقے کے زمین داروں نے تمہاری سختی، سنگ دلی اور بے پرواہی کی شکایت کی ہے۔ نرمی اور سختی کے بین بین سلوک کرو۔"

iv - خیانت سے اجتناب:

ایک سرکاری ملازم کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ دیانتدار ہو۔ اکثر دفاتر میں ملازمین سٹیشنری گھر لے آتے ہیں یہ دیانت داری کے خلاف ہے۔ حضرت علیؓ نے خیانت کی سختی سے مخالفت کی

v - غیر قانونی کاموں سے انکار:

سرکاری ملازمین کو نیک نیتی اور ایمان داری سے اپنا کام کرنا چاہیے۔ مشکلات کا ہمت و حوصلہ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو خط میں لکھا:

"دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کی جلد نرم ہوتی ہے مگر زہر جان لے لیتا ہے۔ پس دنیا کی جو چیز تمہیں اچھی لگے اس سے اعراض برتو کیونکہ دنیا کم ہی تمہارا ساتھ دے گی۔"

vi - حلف کا لحاظ رکھنا:

سرکاری ملازمین کو اپنے حلف کا پابند ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے عہد پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو شخص بندوں سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرے گا، وہ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتا ہے۔ حضرت علیؓ نے عقیل بن ابو طالب کو لکھا کہ اپنے ارد گرد لوگوں کی کثرت دیکھ کر اپنا حوصلہ پست نہ کرو۔

vii - ریاست کے ساتھ وفاداری:

سرکاری ملازمین ریاست کے خفیہ راز رکھنے کا پابند ہوتا ہے۔ وہ یہ حلف اپنے افسران کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ یہ حلف ایک "عہد نامہ" کے طور پر ریاست اور ملازم کے درمیان قائم ہو جاتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

~~ترجمہ~~ واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا۔

ترجمہ: "وعدہ پورا کرو بے شک وعدے کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔"

(بنی اسرائیل: ۳۴)

3۔ حاصل بحث:

حضرت علیؓ کے خطوط سرکاری ملازمین کیلئے نمونۂ عمل ہیں۔ یہ خطوط امن کا پیغام ہیں۔ مزید ان خطوط میں وضاحت کے ساتھ سرکاری عہدے کے رہنما اصول اور ملکی مفاد کو ترجیح دینے کا سبق موجود ہے۔ احتساب، عدل و انصاف، امانتداری، ماتحتوں سے حسن سلوک اور اپنے عہدے سے وفاداری، سرکاری ملازمین کیلئے حکمت عملی ہیں جن کو اپنا کر وہ ملک و قوم کی خدمت میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بقول شاعر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر